© rasailojaraid.com

عزیز احمد کے ساتھ سمندری روڈ ڈجکوٹ سے پہلے ایک ”ریسٹ ہاؤس“ میں پکنک منانے کے لیے آئے ہوئے تھے۔ میرے والد صاحب بھی میرے ساتھ اُسی ریسٹ ہاؤس میں تھے۔ ساتھ ہی نہر تھی اور آموں سے تواضع بھی ہو رہی تھی میں نے دیکھا کہ اچانک والد صاحب غائب ہو گئے۔ میں نے ادھر اُدھر تلاش کیا تو مجھے نہ ملے۔ میں یہی سمجھا کہ وہ ایسے مواقع پر اتنے خوش نہیں ہوتے، میاں عزیز احمد کو خوش کرنے کے لیے آ گئے تھے اور واپس گھر چلے گئے ہوں گے۔ لیکن میرا اندازہ غلط تھا۔ ابا جان گھر نہیں گئے تھے بلکہ کچھ دیر کے بعد مجھے دوبارہ نظر آئے ان کے ہاتھ میں ”پاکستان ٹائمز“ کا اخبار تھا۔ میں نے اُن کے چہرے پر نگاہ دوڑائی تو وہ کچھ زیادہ روشن روشن نظر آیا۔ مجھے انتہائی پیار سے اپنے پاس بلایا اور کہنے لگے کہ اخبار میں تمہارا نتیجہ آ گیا ہے۔ کیا تمہارا یہی رول نمبر ہے میں نے کہا کہ ہاں یہی رول نمبر ہے۔ کہنے لگے ”دیکھو تمہارے ۳۷۸ نمبر آئے ہیں اور تم سیکنڈ ڈویژن میں پاس ہو گئے ہو۔“

مجھے انتہائی خوشی ہوئی اور فوراً میرے ذہن میں وہ خواب آیا جس میں دیکھا تھا ۳۸۰ کے قریب نمبر آئیں گے اور اچھی سیکنڈ ڈویژن ہو گی۔

مجھے پہلی بار زندگی میں اپنے والد صاحب سے شاباش ملی، انہوں نے مجھے گلے لگایا اور میرے منہ پہ بوسہ دیا اور سر پر ہاتھ بھی رکھا۔ میں اُنہیں اس خوشی کے عالم میں دیکھ کر اپنے امتحان کے پاس ہونے سے زیادہ خوش ہو رہا تھا۔ تین سو اٹھتر نمبر اچھی سیکنڈ ڈویژن تھی، تین سو پچاس سے شروع ہوتی تھی۔ جبکہ فرسٹ ڈویژن اس وقت چار سو بیس سے شروع ہوتی تھی۔ پھر مجھے والد صاحب کا وہ فقرہ یاد آیا اور میں اس کا لطف لینے لگا جو انہوں نے میرے شادی کے بعد تیسرے دن بڑے غصے میں کہا تھا کہ (You have spoil your carrier)

اگر اس وقت مجھے وہ فقرہ نہ کہتے تو شاید میں واقعی اپنا مستقبل تباہ کر لیتا۔ اسی لیے سمجھتا ہوں کہ میرے والدِ محترم اللہ اُنہیں غریقِ رحمت کرے صاحبِ بصیرت تربیت کرنے والے تھے جو بچوں کی نفسیات سے بھی آگاہ تھے۔ **جاری ہے**

☆......☆......☆

الغازی مشینری سٹور
ہمہ قسم چائنہ ڈیزل انجن، سپئیر پارٹس
تھوک و پرچون ارزاں نرخوں پر ہم سے طلب کریں
بلاک نمبر 9 کالج روڈ، ڈیرہ غازی خان 064-2462501

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مولانا محمد مغیرہ *

لفظِ خاتم النبیین کی معنوی تحریف

اور قادیانیوں کا انکارِ ختمِ نبوت

قادیانی ہفت روزہ ”لاہور“ جو لاہور ہی سے شائع ہوتا ہے۔ اس میں اکثر و بیشتر قادیانیت کی تبلیغ پر مبنی مضامین آتے رہتے ہیں اور قادیانیت کا ہر طرح دفاع اس کا مشن ہے۔ اس وقت جنوری ۲۰۱۳ء، جلد: ۶۲ کا شمارہ ۳ میرے سامنے ہے جس کے صفحہ ۴ پر مظفر درانی قادیانی کا ایک مضمون بعنوان ”دل سے ہیں خدام ختم المرسلین“ چھپا ہوا ہے۔

اس میں مظفر درانی لکھتے ہیں کہ: ”آنحضرت کا ایک بے نظیر منفرد اور یکتا لقب آپ کا خاتم النبیین ہونا ہے..... ختمِ نبوت پر ایمان لانا ضروری ہے۔ چنانچہ اس حوالہ سے بار بار احمدیوں کو موردِ الزام ٹھہرایا گیا کہ یہ ختمِ نبوّت پر ایمان نہیں رکھتے۔“

پھر صفحہ ۵ پر یوں لکھتے ہیں کہ: ”یہ ہرگز درست نہیں ہے بلکہ سراسر الزام ہے کہ احمدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختمِ نبوّت کے قائل نہیں ہیں، ختمِ نبوّت پر یقین تو احمدیوں کے ایمان کا لازمی حصہ، مذہب کا خلاصہ اور مغز ہے۔“ اور ایسے ہی چلتے چلتے لکھا ہے کہ: ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام متبعین آپ کی ختمِ نبوّت کے تو بدل و جان اقراری ہیں ہاں ختمِ نبوّت کے معنوں میں فرق اختلاف ہوسکتا ہے اور ہے اور ہر زمانہ میں رہا ہے چنانچہ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے اس زمانہ کے لوگوں میں اس مسئلہ پر اختلاف دیکھتے ہوئے اُن کی راہنمائی کے لیے ہدایت فرمائی۔ **قولوا خاتم النبیّین و لا تقولوا لا نبی بعدی.** (درمنثور)“

قارئین محترم! مذکورہ مضمون میں قادیانی مضمون نگار مظفر درانی نے کمال چالاکی کا مظاہرہ کیا ہے کہ یہ بھی کہہ دیا کہ ختمِ نبوّت پر ایمان لانا ضروری بھی ہے اور ختمِ نبوّت کے معنیٰ میں بے دلیل اختلاف بنانے کی آڑ میں اس عقیدہ کو کمزور کرنے کی بے فائدہ کوشش کر کے اسلام کے عقیدہ ختمِ نبوّت کا انکار بھی کر رہے ہیں۔ اس سے پہلے کہ درانی قادیانی کی چالاکی اور دھوکہ دہی کا پردہ فاش کیا جائے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ عقیدہ ختمِ نبوّت کی دینِ اسلام میں کیا حقیقت ہے نیز کیا ختمِ نبوّت کے معنیٰ میں اختلاف کی گنجائش ہے؟

قارئینِ محترم عقیدہ ختمِ نبوّت دین اسلام کے عقائد میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ ختمِ نبوّت کے معنیٰ کے اختلاف بیان کر کے اس اسلامی عقیدہ کی حیثیت کو کمزور کرنے کی کوشش کرنا قادیانیوں کی خود فریبی اور بے وقوفی ہے۔ اس طرح کی کئی کوششیں کفار کرتے چلے آئے ہیں اور کبھی اس میں کامیاب نہیں ہوسکے جو اسلام کے سچے ہونے کا اعجاز ہے۔

* ناظم تبلیغ مجلس احرار اسلام پاکستان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس میں کوئی شک نہیں کہ لفظ ''ختم'' عربی زبان کا لفظ ہے اور عربی زبان میں اس قدر وسعت ہے کہ ایک ایک لفظ کے کئی کئی معنی ہوتے ہیں۔ ایسے ہی لفظ ''ختم'' کے کئی معنیٰ تو بتائے گئے مگر ختمِ نبوّت میں لفظ ''ختم'' کا کیا معنیٰ مراد لیا جاتا ہے اس میں کسی کا کوئی اختلاف ہی نہیں۔ ایک معنیٰ ایک مفہوم جس کو قرآن وحدیث نے جا بجا پوری شرح وبسط سے ذکر کر دیا ہے اور اسی پر پوری اُمّت محمدیہ متفق چلی آ رہی ہے اگر کوئی شخص یا کوئی گروہ اس سے انحراف کرتا ہے اور اس کا کوئی اور معنیٰ مراد لیتا ہے تو صراحتاً وہ خدا اور سول اور اُمّت محمدیہ کے متفقہ فیصلہ سے انحراف کرتا ہے اور خدا اور رسول کے فیصلہ سے انحراف ہی کفر ہے۔

اس بات کو سمجھنے کے لیے عام فہم مثال پیش خدمت ہے کہ لفظ ''صلوٰۃ'' کے کئی معنیٰ ہیں۔

۱۔ صلوٰۃ کے معنیٰ دعا بھی ہے

۲۔ صلوٰۃ کے معنیٰ رحمت بھی ہے

۳۔ صلوٰۃ کے معنیٰ استغفار بھی ہے

۴۔ صلوٰۃ کے معنیٰ رکوع وسجود والی نماز بھی ہے

جب لغت میں صلوٰۃ کے کئی معنیٰ ہیں تو اللہ کے حکم ''اقیموا الصلوٰۃ'' میں صلوٰۃ کا کیا معنیٰ کیا جائے۔ یقیناً اس جگہ خدا اور رسول کے فیصلہ اور اُمّت محمدیہ کے تواتر کے مطابق ''اقیموا الصلوٰۃ'' میں صلوٰۃ سے مراد رکوع سجود والی نماز ہے۔ اگر کوئی شخص یا کوئی گروہ صلوٰۃ کے لغوی معنیٰ کی آڑ میں کہے کہ میں اقامتِ صلوٰۃ کا قائل ہو مگر معنیٰ میں اختلاف کی گنجائش ہے اور صلوٰۃ کا معنیٰ دعا بھی کیا جا سکتا ہے لہٰذا میں دعا کا ہمیشہ اہتمام کرتا رہتا ہو۔ چنانچہ میرے اس عمل کو اقامت صلوٰۃ کے لیے کافی سمجھا جائے تو اس کی یہ بات قطعی طور پر اہلِ اسلام کے ہاں قابل قبول نہیں ہے۔ یقیناً لفظ صلوٰۃ کے کئی معنیٰ ہیں مگر ''اقیموا الصلوٰۃ'' میں صلوٰۃ کے کیا معنیٰ ہیں اس کا فیصلہ دینِ اسلام میں ہو چکا۔ اب اگر کوئی صلوٰۃ کے معنیٰ مختلف ہونے کی وجہ سے اس آیت میں کوئی اور معنیٰ کرتا ہے تو یقینی طور پر صلوٰۃ کا منکر ہی مانا جائے گا۔ ایسے ہی ختمِ نبوّت کے معنیٰ کا فیصلہ ہو چکا ہے، اس فیصلہ کو نہ ماننا اور اختلافِ معنیٰ کی آڑ میں کوئی نئی راہ نکالنا انکار ہی ہوگا۔

ختمِ نبوّت یا خاتم النبیین میں ختم کا کیا معنیٰ کیا جائے تو اس کا ایک معنیٰ لغت میں آخر بھی ہے۔ جس کو قرآن مجید کی کم وبیش ایک سو آیات میں متعین کر دیا گیا ہے جن میں سے تبرکاً صرف تین آیات پیشِ خدمت ہیں۔

قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا. (الاعراف، آیت:۱۵۸)

آپ کہہ دیں کہ اے لوگو میں تم سب کے لیے اللہ کا رسول ہوں۔

وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا. (سباء، آیت:۲۸)

اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر تمام انسانوں کی طرف بشیر ونذیر بنا کر۔

وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ. (انبیاء، آیت:۱۰۷)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور ہم نے آپ کونہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کی طرف رحمت بنا کر۔

ان تینوں آیات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انسانوں کے لیے نبی و رسول بنا کر بھیجنے کا تذکرہ ہے۔ آپ سے پہلے لوگوں کی رہنمائی کے لیے مختلف اوقات میں مختلف نبی و رسل آتے رہے مگر کچھ وقت کے لیے، خاص علاقہ، خاص قوم کے لیے۔

ایک نبی کے بعد دوسرا، یہ سلسلہ برابر حضرت آدم علیہ السلام سے چلا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کسی خاص قوم، خاص علاقہ یا خاص زمانہ کے لیے نہیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت تمام انسانوں اور تمام زمانوں کے لیے ہے۔ نبوت چونکہ رحمتِ الٰہی ہے اور ہر نبی انسانوں کے لیے اللہ کی رحمت کا مظہر ہوا کرتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نبی و رسول اور اللہ کی رحمت ہیں، تو یہ رحمت بھی تمام جہانوں کے لیے ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت تمام انسانیت، تمام جہانوں کے لیے ہے تو پھر اب اور نبوت کی کسے ضرورت ہے تو ان آیات نے خاتم النبیین اور ختمِ نبوّت میں خاتم اور ختم کا معنیٰ متعین کر دیا۔ ایسے ہی احادیث کثیرہ کم و بیش دوصد احادیثِ رسول بھی خاتم النبیین اور ختمِ نبوّت میں خاتم اور ختم کے لفظ کا معنیٰ آخر ہی متعین کر رہی ہیں۔

۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے تمام انبیاء پر چھ طریقوں سے فضیلت دی گئی ہے (ان میں یہ بھی ہے کہ) **ارسلت الی الخلق کافة و ختم بی النبیون** (مسلم، فی الفضائل)

ترجمہ: مجھے تمام مخلوق کی طرف (نبی و رسول بنا کر) بھیجا گیا ہے اور میرے ساتھ (سلسلہ) انبیاء کو ختم کر دیا گیا ہے۔

۲۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفه نبی و انه لا نبی بعدی و سیکون خلفاء فیکثرون.** (بخاری فی کتاب احادیث الانبیاء)

ترجمہ: بنی اسرائیل کی سیاست انبیا کیا کرتے تھے جب کوئی نبی فوت ہو جاتا تو اس کے بعد (اللہ کی طرف سے) کوئی اور نبی آجاتا لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں البتہ خلفا بہت ہوں گے۔

۳۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **ان الرسالة و النبوّة قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی** (ترمذی)

ترجمہ: بے شک رسالت اور نبوت ختم ہو گئے میرے بعد کوئی رسول نہیں اور نہ نبی۔

۴۔ **انا خاتم النبیین لا نبی بعدی.** (مسلم)

ترجمہ: میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

یہ احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن میں صاف لفظوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے متعلق فرمایا کہ میں تمام مخلوق کی طرف مبعوث ہوا ہوں، آپ کے وجود کے ساتھ سلسلۂ نبوّت ختم کر دیا گیا ہے اور ایک بڑی قوم بنی اسرائیل کا تذکرہ فرما کر آپ نے فرمایا کہ اُن کی سیاست انبیا علیہم السلام فرمایا کرتے تھے۔ ایک نبی فوت ہوتا تو دوسرا اس کے بعد مبعوث ہو جاتا یوں ان کا نظام چلتا رہا مگر میرے بعد اور کوئی نبی نہیں (میری اُمّت کا نظام چلانے کے لیے) بہت سے خلفا ہوں گے،

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(نبوّت نہیں) میں خاتم النبیین ہوا اور خاتم النبیین کی وضاحت لا نبی بعدی کے لفظوں سے فرمائی تو قرآن مجید کی طرح احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی خاتم النبیین اور ختمِ نبوّت میں لفظ خاتم اور ختم کے معنیٰ آخر ہونے کا تعین ہو چکا ہے۔

قارئین محترم! دین اسلام کی اساس قرآن وحدیث ہے اور قرآن وحدیث کی روشنی میں مختصر سی تفصیل آپ کے سامنے آچکی کہ خاتم النبیین اور ختمِ نبوّت میں خاتم اور ختم کے معنیٰ آخر ہونا متعین ہیں۔ اب قرآن وحدیث کے بعد کسی اور کی کیا ضرورت ہے جس کا سہارا لینا دینِ اسلام میں کوئی معنیٰ رکھتا ہو۔

پوری اُمّت محمدیہ اسی روشنی میں چل رہی ہے اور اسی روشنی کو ہی اپنائے ہوئے ہے اور اسی روشنی کو اُمّت کے تمام طبقات نے اپنے بعد آنے والوں میں منتقل کیا ہے۔ اصحابِ رسول، تابعین، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین، مفسرین، محدثین اور صوفیا کرام سبھی اس پر متفق ہیں کہ اس جگہ اس کا معنیٰ آخر ہی ہے۔ اُمّت کا ایک مقدس طبقہ مفسرین کا جنھوں نے قرآن مجید کی تفسیری خدمت کی ہے جن کے سرخیل اللہ کے آخری رسول کے مایہ ناز صحابی سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ہیں۔ سلسلہ مفسرین کے ذریعہ یہ روشنی ہمارے تک کسی شکل میں پہنچی چند مفسرین کے حوالہ جات بھی پیش خدمت ہیں۔

خاتم النبیین......ختم اللّٰہ بہ النبیین فلا یکون نبی بعدہٗ (تفسیر ابن عباس)

ختم کر دیا اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نبیوں کو آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

ختم اللّٰہ النبیین بمحمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم و کان آخر من بعث. (درمنثور)

ختم کر دیا اللہ تعالیٰ نے نبیوں کو (حضرت) محمد صلی اللہ علیہ کے ساتھ اور تھے آپ آخری (نبی ہیں) جو بھیجے گئے۔

الذی ختم النبوّۃ فطبع علیھا فلا تفتح لاحد بعدہٗ الی قیام الساعۃ. (طبری)

جس پر نبوت کو ختم دیا گیا پس مہر کر دی گئی اس پر (Sealed) نہیں کھولی جائے گی کسی ایک کے لیے آپ کے بعد قیامت تک۔

آخرھم الذی ختمھم او ختموا بہ. (بیضاوی)

ان (نبیوں) کا آخر جس نے ان (نبیوں) کو ختم کر دیا۔ یا (انبیاء) ختم کیے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ۔

فلا یکون لہ ابن رجل بعدہٗ یکون نبیا. (جلالین)

پس نہیں اس کے لیے کسی آدمی کا بیٹا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کہ وہ نبی ہو۔

ای لم یجئی نبی بعدہٗ. (ایسر التفاسیر)

یعنی نہیں آئے گا آپ کے بعد نبی نہیں آئے گا۔

ایسے ہی بعض مفسرین نے خاتم کا معنیٰ مہر بھی کیا ہے تو پھر خاتم النبیین کا معنیٰ ہوگا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نبیوں پر مہر ہیں اور دنیا کا ہر عقل مند اس بات سے واقف ہے کہ مہر کسی دستاویز کے آخر میں لگائی جاتی ہے اور مہر لگنے کے بعد اس دستاویز میں کوئی چیز نہ تو شامل کی جاسکتی ہے اور نہ ہی نکالی جاسکتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نبیوں کے سلسلہ کی دستاویز پر مہر ہیں، آپ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس سلسلۂ نبوّت کی دستاویز میں کوئی شامل کیا جاسکتا ہے نہ نکالا جاسکتا ہے تو اس معنیٰ کے اعتبار سے بھی آپ آخر ہی ہوئے، خاتم کا معنیٰ مہر کرنا اور خاتم کا معنیٰ آخر کرنا ایک ہی ہوا۔

یہ چند معروف تفسیروں سے خاتم کا معنیٰ آخر ہونا قارئین کی خدمت میں پیش کیا گیا ہے جبکہ ہم پوری تحدّی اور چیلنج سے کہتے ہیں کہ اُمّت محمدیہ کا کوئی مفسر خاتم کا ایسا معنیٰ کرتے نظر نہیں آئے گا جس میں اجرائے نبوّت کا کوئی شائبہ بھی ہو۔ حتیٰ کہ اُمّت محمدیہ کے ایک معروف مفسر امام ابن کثیرؒ نے آیت خاتم النبیین کے تحت لکھا کہ'' **فھٰذہ الآیۃ نص علی انہ لا نبی بعدہ و اذا کان لا نبی بعدہ فلا رسول بعدہ بطریق الاولیٰ.**

ترجمہ: یہ آیت نص صریح ہے اس بات میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا اور جب آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوا تو رسول بدرجہ اولیٰ نہ ہوگا۔

نیز امام غزالیؒ اپنی کتاب الاقتصاد میں اس آیت کے تحت یوں تحریر فرماتے ہیں:

ان الامّۃ قد فھمت من ھذا اللفظ انہ قد افھم عدم نبی بعدہ ابدا و عدم رسول بعدہٗ ابدا و انہ لیس فیہ تاویل و لا تخصیص.

(تحقیق اُمّت نے اس لفظ خاتم النبیین سے یہی سمجھا ہے کہ یہ آیت بتلا رہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہمیشہ ہمیشہ نہ کوئی نبی ہے اور نہ رسول، اس آیت میں نہ کوئی تاویل ہے نہ کوئی تخصیص) تو اللہ کے فرمان اور فرامین رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے خاتم کا معنیٰ آخر ہونا متعین ہوگیا اور اس پر پوری اُمّت محمدیہ متفق ہے تو پھر کوئی آزاد خیال قادیانی ہو یا کوئی اور اس متعینہ معنیٰ کو کسی اعتبار سے چھوڑتا ہے اور لغت کا بزعمِ خویش سہارا لے کر کوئی اور معنیٰ کرنے کی جسارت کرتا ہے تو اسے خاتم النبیین، ختمِ نبوّت کا منکر ہی یقین کیا جائے گا۔ اور کسی دوسرے معنیٰ کے پردہ میں چھپنے نہیں دیا جائے گا۔

قارئین محترم! خاتم اور ختم کے معنیٰ کی اس مختصر تفصیل کے بعد اب آیئے مظفر درانی قادیانی کے اس کہنے کی طرف کہ:

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بے نظیر اور یکتا لقب آپ کا خاتم النبیین ہونا ہے..... ختمِ نبوّت پر ایمان لانا ضروری ہے..... پس یہ ہرگز درست نہیں کہ بلکہ سراسر الزام ہے کہ احمدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختمِ نبوّت کے قائل نہیں، ختمِ نبوّت پر یقین احمدیوں کے ایمان کا حصہ مذہب کا خلاصہ اور مغز ہے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام متبعین آپ کی ختمِ نبوّت کے تو دل و جان اقراری ہیں ہاں ختمِ نبوّت کے معنوں میں فرق اور اختلاف ہوسکتا ہے اور ہے اور ہر زمانہ میں رہا ہے۔''

یہی وہ چالاکی اور دھوکہ دہی تھی جس کا پردہ فاش کرنا ضروری تھا کہ ختم اور خاتم کا لفظی معنیٰ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے متعین کردیا اور اس پر پوری اُمّت محمدیہ کا تواتر ہے تو پھر مظفر درانی قادیانی کا کہنا کہ:

''ختمِ نبوّت کے معنوں میں فرق اختلاف ہوسکتا ہے اور ہے اور ہر زمانہ میں رہا ہے۔''

دنیا کا سب سے بڑا جھوٹ ہے۔

© rasailojaraid.com